احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد 45-80 نمبر 112 سوموار-22 ذوالحجہ-1415ھ' 22 ہجرت 1374 ہش' 22 مئی 1995ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایک بداخلاقی بخل کی ہے۔ باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ ہمسایہ خواہ ننگا ہو بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم نہیں آتا (اہل ایمان) کے حقوق کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ بجز اس کے کہ دنیا میں مال و دولت جمع کرتا رہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا۔ مگر وہ اس بات کی فکر نہیں کرتا۔

غرضیکہ طرح طرح کے گناہ ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ یہ تو موٹے موٹے گناہ ہیں جن کو گناہ ہی نہیں سمجھتا پھر زنا' چوری' خون' وغیرہ بھی بڑے بڑے گناہ ہیں۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۹)

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۳)

فرمانبرداری کا معیار

فرمانبرداری کا معیار ہے کہ ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہوں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ۔ اور' اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالیٰ کے احکام کو انسان مقدم کرتا ہے یا اپنے نفسانی اغراض کو۔ اسی طرح رسم و رواج' عادات' کسی کا دباؤ حب وجاہ' رعایت قانون قومی ایک طرف کھینچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک طرف۔ اس وقت دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کی قدر کرتا اور ان کو مقدم کر لیتا ہے تو یہی خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

کوئی ایسی بات نہ کریں جو اتفاق و اتحاد کے خلاف ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ جب اس نے کسی جماعت کو نااتفاقی سے بچانا ہوتا ہے تو اس میں فساد کرنے والے حصہ کو نکال دیتا ہے۔ جیسا کہ ہماری جماعت میں جب ایک ایسا عنصر پیدا ہو گیا۔ جو اتفاق و اتحاد کو توڑنے والا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جماعت سے نکال دیا۔ اس سے غرض یہ تھی کہ ہم میں پھر نااتفاقی نہ پیدا ہو۔ مگر باوجود خدا کے اس فضل کے بعض لوگ اس کی قدر نہیں کرتے اور ایسے طریق پر چلتے ہیں جس سے فساد ہو۔

اس زمانہ میں..... سوائے احمدیوں کے اور کوئی جماعت نہیں جس میں مذہب کی خاطر اتفاق ہو اور لوگ جن میں اتفاق ہے۔ وہ دنیا کے لئے ہے مگر دین کے لئے صرف احمدیوں میں ہی ہے اور احمدی ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کی خاطر شقاق و نفاق کو اپنے سینوں سے نکال دیا ہے۔ پس جب ان میں خدا کے فضل سے اتفاق و اتحاد پیدا ہو گیا ہے تو نہایت ضروری ہے کہ اس کی حفاظت کریں۔

دنیا میں اس وقت (دین حق) کی جو حالت ہے وہ کسی عقل مند سے پوشیدہ نہیں۔ اگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے ذریعہ (دین حق) کی ترقی اور کامیابی کے وعدے نہ ہوتے۔ تو یہ ڈیڑھ سو سال سے زیادہ کا مہمان نظر نہیں آتا۔ (-)

مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ہاں انجمنیں قائم کرتے ہیں اصلاح کے لئے اور کام کرنے کے لئے لیکن ان میں فساد اور جھگڑے کھڑے کر دیتے ہیں۔ کچھ سمجھ نہیں آتا کہ یہ کیا بات ہے۔ (الفضل

باقی صفحہ ۷ پر

سانحہ ارتحال

○ محترم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ اطلاع دیتے ہیں

عزیزہ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کپورتھلوی اندرون بھاٹی گیٹ لاہور مورخہ ۱۶- مئی ۹۵ء نو بجے شب کے قریب وفات پا گئیں۔ مکرم طاہر احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان لاہور میں دفن ہوئیں۔

آپ حضرت حافظ محمود الحق صاحب کپورتھلوی کی بہو اور مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی علاتی بہن تھیں۔ بہت نیک مخلص اور ملنسار تھیں۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے نیز مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کپورتھلوی کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ان کی نظر بھی ختم ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ رئیسہ منور صاحبہ بنت مکرم چوہدری منور احمد صاحب بھٹی دارالصدر غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم چوہدری شعیب ظفر صاحب ابن محترم چوہدری ظفر احمد صاحب ثاقب حال کینیڈا محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ ۹۵-۵-۱۸ کو بعد مغرب بیت المبارک ربوہ میں پڑھا اور دعا کرائی۔

موصوفہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کی بھانجی اور محترم چوہدری حسین بخش صاحب چک نمبر ۴۸ جنوبی سرگودھا کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے

ولادت

○ مکرم فہیم الدین ارشد صاحب لاہور کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام سبرینہ ایمن تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم چوہدری علم دین صاحب کی پوتی اور مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب (وفات یافتہ) کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صالحہ بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

دانشمند کو چاہئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

22- ہجرت ۱۳۷۴ ہش 22 - مئی ۱۹۹۵ء

مذہبی اقدار کی پیروی

ہر کام کو اگر خدا تعالیٰ کی خاطر کیا جائے اور اسی کی رضا کو مد نظر رکھا جائے تو اسے مذہبی اقدار کی پیروی کہا جاسکتا ہے۔ اگر صرف دنیا مقصود ہو۔ دنیا کمانا۔ دنیا کو دکھانا۔ دنیاداری میں اپنے آپ کو مشہور کرلینا۔ تو وہ یقیناً ایسی بات ہے کہ اس سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں جڑتا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ ان تمام چیزوں میں یہ پیش نظر رکھے کہ نہ لعب غالب آئے نہ لہو غالب آئے۔ نہ زینت غالب آئے نہ تفاخر غالب آئے۔ نہ تکاثر غالب آئے۔ یہ ساری وہ چیزیں ہیں۔ اگر وہ دنیا کے لحاظ سے قوموں پر غالب آجائیں تو قومیں تباہ ہو جایا کرتی ہیں بلکہ ان سارے جذبات کو مذہبی اقدار میں تبدیل کرے۔ اور مذہبی اقدار کی پیروی کی طرف اپنی توجہات کو مبذول کردیں۔"

اس ارشاد میں پہلی بات جو کھل کر سامنے آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کا محض موجود ہونا نقصان دہ نہیں۔ بلکہ ان کا انسان کی زندگی پر غالب آجانا نقصان دہ ہے کیونکہ اگر یہ باتیں غالب آجائیں تو خدا تعالیٰ کا خانہ خالی رہ جاتا ہے۔ لعب اور لہو غالب آجائیں تو خدا کے ذکر کا وقت ہی کب ملے گا۔ اگر زینت غالب آجائے۔ یا تفاخر غالب آجائے یا تکاثر غالب آجائے تو انسان کی تمام تر توجہ حصول کی طرف ہو جائے گی۔ اسے خدا تعالیٰ یاد ہی نہیں رہے گا۔ وہ زینت کو ہی سب کچھ سمجھے گا۔ اور بات بات پر تفاخر کا جذبہ اس پر غالب آئے گا۔ اور تکاثر کا بھی۔ وہ زیادہ سے زیادہ دولت اس لئے اکٹھی کرے گا کہ دنیوی امور میں کام آئے۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ اگر یہ چیزیں انسانی زندگی پر غالب آجائیں تو قومیں مجموعی لحاظ سے تباہ ہو جاتی ہیں لیکن اگر ان تمام باتوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر کیا جائے تو خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے اور اس کی پشت پناہی بھی۔ پس جماعت احمدیہ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی جارہی ہے کہ ان باتوں کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دیں۔ بلکہ خود ان پر غالب رہیں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ ہٹانے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا کرنے کا باعث بن جائیں۔ اور اگر یہ ساری باتیں خدا تعالیٰ ہی کے لئے کی جائیں تو انہیں مذہبی اقدار کہا جاسکتا ہے۔ اور مذہبی اقدار کو اپنانے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی پشت پناہی میں آگے بڑھتے ہیں اور کامیابیاں ان کے قدم چومتی ہیں۔ پس اسی بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے لئے کریں۔ ہمارے جذبات اور ہماری اقدار مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہوں۔

لکھو تو کام کی باتیں لکھو کہ کام آئیں
کسی کے لکھے میں کیڑے نکالنے سے غرض
بڑھاؤ اپنا قدم دوسروں کو بڑھنے دو
کہ نقشِ جاں کو تعصب میں ڈھالنے سے غرض

ابوالاقبال

○

مری خاموشی سے دم خم ہے ستمگاروں میں
ورنہ دنیا کو نظر آئیں وہ انگاروں میں

ہاتھ اٹھاتے ہو جو مجھ پر تو دعا دیتا ہوں
یہ بھی نظّارہ ہے اِک حُسن کے نظّاروں میں

میں سرِ دار بھی بدلوں گا نہ مؤقف اپنا
ورنہ کچھ لوگ تو بِک جاتے ہیں بازاروں میں

مفت مل جائیں وہ مجھ کو تو میں لے سکتا ہوں
نام لکھو نہ مرا ان کے خریداروں میں

ھمسفر تو ہُوں مگر ان سے بہت آگے ہوں
معجزے ہیں مری زنجیر کے' رفتاروں میں

شب کی ظلمت میں ابھرتے ہیں ستارے بنکر
دن کی ضَو میں وہ چلے جاتے ہیں کن غاروں میں

چاند نکلا ہے تو سورج کا تصور کر لو
ہر کرن اس کی نظر آتی ہے مہ پاروں میں

پھوٹتی ہیں مرے ماتھے سے ضیاء کی کرنیں
ذرّے ذرّے کو بدل ڈالا ضیاء باروں میں

انکی رحمت سے مجھے حصہ ملے گا وافر
نام آیا جو نظر میرا گنہگاروں میں

کام کرنا ہو اگر کوئی تو مجھ سے کہئے
یہ نسیم آپ کا شامل ہے رضا کاروں میں

نسیم سیفی

یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق بناتا ہے

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا جائے گزشتنی گزاشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجالانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا۔ اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گزار چکا ہوں۔ اور (-) قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہو گا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہو گا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا (-) موجود ہے جس کا صدہا سال سے (-) انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ (-) تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا۔ کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے (-) پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو۔ اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور (-) یعنی میں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں۔ پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل نہ سمجھ۔ جب یہ (-) مجھ کو ہوا تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے۔ اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں کہ میں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے میں تم میں بہت دیر تک نہیں رہوں گا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہو گی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا۔ سو اس وقت ان خسرات کا جلد تدارک کرو۔ جس طرح پہلے (-) نہیں رب میں بھی نہیں رہوں گا۔ سو اس وقت کا قدر کرو۔ اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہو گا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے۔ اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو۔ مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں۔ اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔"

تعارف

ریویو آف ریلیجنز جلد ۹۰ نمبر ۳ مارچ ۹۵ء

اس شمارے کے اداریہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اگرچہ ایک لمبے عرصہ تک یہ سمجھا جاتا رہا ہے کہ مذہب اور سائنس میں تضاد ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایک ایسا زمانہ بھی آیا جسے صحیح معنوں میں سنہرا زمانہ کہا جا سکتا ہے اور یہ وہ دن تھے جب اسلام اور سائنس آپس ہم آہنگی کے ساتھ دیکھے جاتے تھے۔ اس لئے مسلمان سائنس دانوں نے بہت بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے۔ یہ وہ وقت تھا جب یورپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس زمانہ کو متعین کرنے کے لئے کہا جا سکتا ہے کہ ۷۵۰ء سے لے کر ۱۱۰۰ عیسوی تک ایسا ہوا۔ اب پھر لگتا ہے کہ بعض یورپین ممالک اور بعض مشرقی ممالک میں یہ سمجھا جانے لگا ہے کہ سائنس اور مذہب میں تضاد نہیں ہے سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے اور یہ ترقی اسے خدا کے قریب لا رہی ہے۔ اداریہ نویس کہتے ہیں کہ اگر اس فضا میں آزادانہ طور پر سچائی کی تلاش کی جائے تو معاشرہ فلاسفر ڈیکارٹ ہی سے ہم آہنگ ہو جائے گا۔ جس نے کہا تھا کہ خدا موجود ہے۔ اور جب لوگ پوری طرح یہ سمجھنے لگیں گے تو کہا جا سکے گا کہ یہ ایک نیا سنہرا زمانہ ہے۔

اس اداریے کو ایک فلاسفر کے اس خیال سے شروع کیا گیا ہے۔

"چونکہ میں سوچتا ہوں یعنی سوچ سکتا ہوں اس لئے میں موجود ہوں" جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا سوچنا میری زندگی کی علامت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان آزاد ہو کر سوچے تو وہ فطرت اور قدرت کے حقائق سے پوری طرح ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔ مذہب اور سائنس دونوں کے متعلق آزادی کے ساتھ سوچنے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان دونوں میں کسی قسم کا تضاد نہیں ہے۔

اداریہ کے بعد نوٹس اینڈ کومنٹس جو شاہد کمال احمد کے لکھے ہوئے ہیں اور جن کو "احتساب" کا عنوان دیا گیا ہے۔ کے بعد پہلا مفصل مضمون ابتدائی عیسائیت کی تاریخ کے متعلق ہے۔ اور یہ اس مضمون کی چوتھی قسط ہے۔ خاصا تفصیلی مضمون ہے اور مذاہب کا موازنہ کرنے والوں کے لئے اس میں خاصا مواد ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک سوال کا جواب دیا تھا جس کا تعلق شک و شبہ سے تھا۔ اس جواب کو امتہ الهادی احمد ساؤتھ ہیمپٹن نے ضبط تحریر میں لانے کا فریضہ سرانجام دیا اور اسے ایڈٹ بھی انہوں نے ہی کیا۔ اس کے بعد پروفیسر عبد السلام صاحب کا ایک مضمون ہے "اسلام اور سائنس" یہ وہ مضمون ہے جس کو سامنے رکھ کر اداریہ لکھا گیا تھا۔ مضمون خاصا مفصل ہے۔ سائنس دانوں کے لئے تو سمجھنا بھی آسان ہو گا اور اس سے فائدہ اٹھانا بھی لیکن ہمیں یقین ہے کہ غیر سائنس دان لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

اس سے آگے "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معیت میں" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا ہے اور اس سے اگلے مضمون کو جو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ہی کی ایک تصنیف "عیسائیت حقائق سے افسانوں کی طرف سفر" میں سے لیا گیا ہے۔ عنوان ہے

Revival and Resurrection

Revival کا مطلب یہ ہے کہ انسان زندہ تو ہو لیکن ایسی حالت میں ہو کہ مردہ سمجھا جائے۔ لیکن پھر زندہ ثابت ہو جائے اور Resurrection کا مطلب ہے کہ انسان اولاً مر جائے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق یہ تفصیلی مضمون بتاتا ہے کہ صلیب سے اتارے جانے کے بعد آپ کی کیا کیفیت تھی۔

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے ریویو آف ریلیجنز دی لندن بیت الفضل ۱۶ گریسن ہال روڈ۔ لندن۔ ایس ڈبلیو۔ ۱۸۔ 5QL یونائیٹڈ کنگڈم کے پتہ پر ایڈیٹر صاحب کو خط لکھا جائے۔ اس کا سالانہ چندہ پندرہ پونڈ یا ۳۰ ڈالر ہے۔ اور ہدایت یہ دی گئی ہے کہ کوئی صاحب کیش نہ بھیجیں۔ چندہ لندن بیت الفضل ریویو آف ریلیجنز ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن ایس ڈبلیو 18 5QL یونائیٹڈ کنگڈم کے نام پر ارسال کیا جائے۔

امید ہے کہ دنیا بھر کے دوست اس پرچے کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں گے۔ خاص طور پر ایسے لوگ جو انگریزی بولنے والے ملکوں میں رہائش رکھتے ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز جلد ۹۰ نمبر ۴ اپریل ۱۹۹۵ء

اس شمارے کے اداریہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ باوجود اس کے کہ مذاہب میں خاصا ردوبدل ہو جاتا رہا ہے۔ جن مذاہب کی بنیاد الہام پر ہے انہیں بنیادی طور پر غلط یا نادرست نہیں کہا جا سکتا۔ اسے شروع اس طرح کیا گیا ہے کہ بہت سے لوگوں نے بڑی مشکل زندگیاں گزاری ہیں۔ انہیں جرائم اور تشدد کا سامنا رہا ہے اور وہ ہمیشہ اس بات کی خواہش کرتے رہے ہیں کہ انہیں انصاف اور سچائی ملے۔ لیکن اس کے باوجود وہ بہت ... تنگ ہی رہتے ہیں۔ اگرچہ تشدد بھی روا رکھا جاتا ہے۔ بیماریاں بھی تنگ کرتی ہیں قحط کا بھی سامنا ہوتا ہے اور بچے بھی بچپن ہی میں مر جاتے ہیں لیکن یہ سوال باقی رہتا ہے کہ ان میں سے بعض کے جذبات شدت کیوں نہیں اختیار کرتے اور وہ انتقام کیوں نہیں لیتے اگرچہ نفسیاتی طور پر انہیں اس کا ردعمل ظاہر کرنا چاہئے۔ بہرحال بے گناہوں کی اکثریت مسائل میں سے بردباری کے ساتھ اور عجز و انکسار کے ساتھ آگے بڑھتی رہتی ہے۔ ان بے گناہوں کو کہاں سے تسلی مل سکتی ہے۔ یہ کسی سے انتقام لینے سے کیوں گریز کرتے ہیں۔ ریویو آف ریلیجنز کے اس شمارے کے مضامین انہی باتوں کے گرد گھومتے ہیں۔ ان میں سے بعض مضامین یہ بتاتے ہیں کہ ہمارے خالق و مالک نے کسی نہ کسی رنگ میں قوموں اور افراد کے لئے انصاف کا انتظام کر رکھا ہے۔ اس شمارے کا مضمون جس کا عنوان "بہشت اور دوزخ" ہے خاص طور پر دور افتادہ تمدن سے متعلق یہ باتیں بتاتا ہے کہ آسمانی انصاف کی توقع رکھی جاتی ہے۔ اس میں ایک حوالہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا بھی پیش کیا

باقی صفحہ ۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظفر اقبال کا کالم.. بشکریہ روزنامہ "پاکستان"

سائنس سکالرشپ پروگرام بند کرنے کا تشویش انگیز فیصلہ

ایک اخباری اطلاع کے مطابق جس کی تاحال کوئی تردید شائع نہیں ہوئی ہے' حکومت نے سائنس گریجوایٹس کو اعلیٰ تعلیم کے لئے دیئے جانے والے وظائف بند کر دیئے ہیں جو کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے ۱۹۸۵ء سے دیئے جا رہے تھے۔ قابل اعتبار ذرائع کے مطابق یہ فیصلہ اسی ماہ کے پہلے ہفتے میں وزیر اعظم کی زیر صدارت ہونے والے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں کیا گیا' جس میں خزانہ اور منصوبہ بندی کے وفاقی سیکرٹریوں نے بھی شرکت کی' اور جس میں اس پروگرام کے فنڈ کو ایک کروڑ اسی لاکھ سے گھٹا کر تین لاکھ روپے کر دیا گیا۔ پروگرام کے آغاز سے اب تک ایک ہزار اکتیس طلباء اعلیٰ تعلیم کے لئے باہر بھیجے گئے ہیں' جبکہ آجکل ۴۰۸ طلبہ مختلف بیرون ملک یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں' جنہیں حکومت نے نوٹس جاری کر دیئے ہیں کہ وہ واپس آ جائیں' کیونکہ حکومت اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ ان کے اخراجات ادا کر سکے۔

یہ ایک اتنا بڑا المیہ ہے کہ سقوط ڈھاکہ کے بعد اب تک اس سے بڑا افسوسناک واقعہ بلکہ سانحہ رونما نہیں ہوا۔ اس سے بھی زیادہ اندوہناک حقیقت یہ ہے کہ اس شرمناک صورتحال میں کسی بھی سیاسی رہنما کے کان پر جوں تک نہیں رینگی' جبکہ نان ایشوز پر ہماری اپوزیشن عوام کے کان کھانے میں شب و روز مصروف رہتی ہے' بلکہ کہنا چاہئے کہ حزب اختلاف کو اس اقدام کے نتائج اور مضمرات کا اندازہ اور ادراک ہی نہیں ہے اور وہ صرف اور صرف اقتدار میں دلچسپی رکھتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ ایک آدھ کو چھوڑ کر کسی قومی اخبار کو بھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اس مایوس کن فیصلہ پر کوئی ادارتی نوٹ ہی لکھتا۔ عوام میں اگر اس کا کوئی فوری ردعمل نہیں ہوا تو اس کی زیادہ امید بھی نہیں تھی' کیونکہ عوام کی رہنمائی بھی سیاستدان اور اخبارات ہی کرتے ہیں اور فیصلہ کرتے وقت اتنی بھی گنجائش نہیں رکھی گئی کہ باہر بھجوائے گئے طلبہ ہی کو ان کی تعلیم مکمل کر لینے دی جاتی۔

ہمسایہ اور حریف ملک بھارت مجموعی قومی پیداوار کا ۳ فیصد سائنس اور ٹیکنالوجی کی مد میں خرچ کرتا ہے' جبکہ امریکہ اور روس کا تناسب بھی کم و بیش یہی ہے' اگر ہم سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہم نے ایٹمی صلاحیت حاصل کر لی ہے اور ایٹم بم کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی مزید ٹیکنالوجی کی ضرورت نہیں' تو اس سے زیادہ طفلانہ طرز عمل اور کوئی نہیں ہو سکتا' کیونکہ ہماری ایٹمی صلاحیت کا زیادہ سے زیادہ مطلب یہی ہے' جیسے کوئی بائیسکل کے پرزے باہر سے منگوا کر یا چرا کر بائیسکل اسمبل کر لے' جبکہ خود جناب عبدالقدیر خان سائنس دان ہونے کی بجائے محض ایک ٹیکنیشن ہیں اور بس' اور اگر ہم سمجھتے ہیں کہ مطلوبہ ٹیکنالوجی ہم باہر سے درآمد کر لیں گے تو اس کے لئے بھی سائنس دانوں کی قابل قدر تعداد کی ضرورت ہے جو ہمیں میسر نہیں ہے' علاوہ ازیں یہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اور کسی بھی شعبے میں اس سے مفر نہیں ہے بالخصوص زراعت جو کہ ہماری معیشت میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے' سائنس اور ٹیکنالوجی کے بغیر اس شعبے میں بھی ایک قدم آگے نہیں چلا جا سکتا۔

اور اگر ہم یہ سمجھتے ہیں' یا ہمیں سمجھا دیا گیا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی پر خرچ کرنے کی بجائے باہر سے ریڈی میڈ چیزیں حاصل کی جا سکتی ہیں' تو یہ نیو ورلڈ آرڈر یا ورلڈ بینک وغیرہ کی پالیسی تو ہو سکتی ہے جو کہ بجائے خود ناقابل رفت بھی ہے' کیونکہ خام مال ہی پیدا نہیں ہو گا تو ادائیگیاں کہاں سے ہوں گی۔ یہ درست ہے کہ ملکی سلامتی کی مد میں بجٹ کا کم و بیش ۸۰ فیصد خرچ ہو جاتا ہے' لیکن بھارت میں بھی اس مد میں اسی حساب سے خرچ کئے جانے کے باوجود وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ہم سے برسہا برس نہ صرف آگے ہے' بلکہ اس ضمن میں بے شمار مربوط اور مستحکم ایسے ادارے وہاں پر قائم ہیں جو کسی ملک کو ٹھوس معیشتی بنیاد فراہم کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں' حتیٰ کہ خود ان کی یونیورسٹیاں ہر سال ہزاروں کی تعداد میں پی ایچ ڈی کی سطح پر سائنسی ماہرین خود پیدا کرتی ہیں اور انہوں نے ایٹمی دھماکہ بھی بیس برس پہلے سے کر رکھا ہے۔

اس باب میں دو رائیں ہو ہی نہیں سکتیں' کیونکہ کسی بھی پسماندہ ملک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی حوصلہ شکنی خودکشی کرنے کے مترادف ہوتی ہے۔ کاش کہ حکومت یہ انتہائی غیر دانشمندانہ فیصلہ کرتے وقت اپنی شاہ خرچیوں اور اللوں تللوں کا بھی تھوڑا حساب کر لیتی' حالت یہ ہے کہ ہم کروڑوں کی امداد مانگنے بھی جائیں تو کروڑوں خرچ کر ڈالتے ہیں اور امداد بھی نہیں ملتی' اگرچہ بات صرف ایک کارٹون کی ہے' لیکن قابل غور ضرور ہے' جس میں صدر کلنٹن وزیر اعظم بے نظیر سے کہہ رہے ہیں کہ جس فراخدلی سے آپ نے اس دورے پر اخراجات کئے ہیں اس کے پیش نظر تو امداد مانگنے کی بجائے آپ کو ہمیں امداد دینی چاہئے۔ سرکاری محکموں میں کروڑوں روپے آئے دن خورد برد ہوتے رہتے ہیں۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹیوں کی رپورٹوں میں اربوں روپے کے غبن اور ضیاع کا ذکر موجود ہوتا ہے۔ اہلکاروں کی ملی بھگت سے اربوں روپے کے ٹیکس اور بجلی چوری ہوا کرتی ہے' اور ان سب پر مستزاد عمال حکومت کا شاہانہ انداز و اسلوب سونے پر سہاگے کا کام دکھا رہا ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی' جو حکومت کی پہلی ترجیح ہونی چاہئے تھی' وہ سب سے آخر پر ہے' بلکہ کہیں نظر ہی نہیں آتی۔ اس میں شک نہیں کہ ملک میں بے پناہ وسائل موجود ہیں' لیکن سائنسی مہارت کے بغیر انہیں بروئے کار ہی نہیں لایا جا سکتا' پھر سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ ملک میں غیر سرکاری تنظیمیں یا تو مطلوبہ تعداد سے بہت کم ہیں یا زیادہ تر بے نتیجہ ہیں۔ ملک میں اہل ثروت کی بھی کمی نہیں' لیکن عبدالستار ایدھی اور عمران خاں کی سطح پر کام کرنے والے کتنے ہیں' ورنہ سائنس سکالرشپ کا کام نجی شعبے میں بھی نتیجہ خیز حد تک سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں ملک کے اخبار نویس اور دانشور طبقے کو اس سلسلے میں نہ صرف حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہئے کہ وہ اس غیر حقیقت پسندانہ اور عاقبت نا اندیشانہ اقدام کی تلافی کرے' بلکہ یہ طبقہ نجی سطح پر بھی اس مسئلے کا کوئی حل نکالنے اور سائنس و ٹیکنالوجی کی ترویج و ترقی کے امکانات کو روبراہ کرنے کے سلسلے میں سوچ بچار کرے۔

سائنس و ٹیکنالوجی تو رہی ایک طرف' خود تعلیم کے میدان میں ہم ترقی معکوس کی راہ پر گامزن ہیں' جو صرف اور صرف اہل سیاست کی سازش کا نتیجہ ہے۔ علاوہ ازیں وفاق کے دیگر صوبوں کے برعکس ملک کے سب سے بڑے صوبے پنجاب میں' جس کی بدقسمت آبادی بقایا صوبوں کی جملہ آبادی سے زیادہ ہے' ذریعہ تعلیم مادری زبان نہیں رکھا گیا' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں معیار تعلیم ایک مخصوص زیریں سطح سے بلند تر ہو ہی نہیں پا رہا اور امتحانات میں فیل ہونے والوں کا تناسب سب سے زیادہ پنجاب میں ہے۔ اور اب تازہ اطلاعات اور پروگرام کے مطابق ذریعہ تعلیم اردو سے بھی آگے یعنی انگریزی کر دیا گیا ہے جو کہ پرائمری کی سطح پر سے لاگو ہو گا اور جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ فیل ہونے والے طلبہ کی تعداد کا تناسب مزید بڑھے گا۔ قصہ مختصر' سائنس اور ٹیکنالوجی کے بارے میں اپنی شان بے اعتنائی کی بدولت ہم ہاتھ میں لالٹین پکڑے اکیسویں صدی میں داخل ہوں گے۔

(روزنامہ "پاکستان" لاہور ۲۵- اپریل ۱۹۹۵ء)

ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ظہور احمد- واہ کینٹ

نور کا فوارہ اور ستون

دو سڑکوں کے درمیان ۸۰ فٹ X ۶۰ فٹ کا ایک چبوترہ۔ جس کی اونچائی شمالی جانب والی سڑک سے قریباً ۲ فٹ اور جنوبی جانب والی سے قریباً ۷ فٹ ہے۔ اس سے ملحق کوئی عمارت نہیں۔ البتہ مغربی حصہ کے درمیان ۲۰ فٹ X ۱۲ کا ایک سٹور نما کمرہ ہے۔ جو شدید موسم میں عبادت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ آگے ۶ فٹ کا برآمدہ ہے۔ دونوں کی چھت ۸ فٹ اونچائی پر جستی چادروں کی ہے۔

اس وسیع و عریض چبوترہ کے شمال مشرقی حصہ میں چٹائیوں پر نصف دائرہ کی شکل میں بیس پچیس افراد بیٹھے ہیں۔ اور نہائت انہماک سے سامنے تشریف فرما ایک بزرگ شخصیت کی باتیں سن رہے ہیں۔ یہ فروری ۶۶ء کی ۲۶۔ تاریخ ہے۔ کھلے آسمان کے نیچے بعد دوپہر کی سہانی دھوپ اور بزرگ شخصیت کی روح پرور باتیں۔ نہائت پرکیف ماحول ہے۔ یہ بزرگ شخصیت' حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جانثار رفیق حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ہیں۔ آپ بتا رہے ہیں۔ "ایک زمانہ تھا۔ مجھے پانچ روپے تنخواہ ملتی تھی۔ اس میں سے آٹھ آنے چندہ دے دیا کرتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غلامی کے طفیل اللہ تعالیٰ کا اس قدر احسان ہے۔ کہ آج میری اولاد مجھے زمین پر پاؤں رکھنے نہیں دیتی۔ کار میں یا ہوائی جہاز میں سفر کرتا ہوں" آپ جب ماضی کا ذکر کرتے ہیں۔ تو آنکھوں میں چمک آ جاتی ہے۔ اور بے قراری چھلکنے لگتی ہے۔ جیسے کہہ رہے ہوں "آقا! میں آ رہا ہوں"

پیارے کے ذکر کا یہ سلسلہ تقریباً پون گھنٹہ جاری رہتا ہے۔ اور پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھ جاتا ہیں۔ لمبی دعا کے بعد نمناک آنکھوں اور تمتماتے چہرہ کے ساتھ آپ فرماتے ہیں۔ "جب میں دعا کر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ یہاں سے نور کا ایک فوارہ پھوٹا ہے۔ اور پھر آسمان سے بھی نور اترا ہے۔ اور یہ دونوں مل کر ایک ستون کی شکل اختیار کر گئے ہیں" اس پر ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ محترم بشیر احمد چغتائی صاحب (وفات یافتہ) کے اس انکشاف پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ کہ "آج سے قریباً ڈیڑھ سال قبل مورخہ ۳۱۔ اگست ۶۴ء کو جب حضرت امام جماعت الثالث (جبکہ آپ صدر صدر انجمن احمدیہ تھے) نے یہاں سنگ بنیاد رکھا تھا۔ تو بالکل اسی جگہ پر تشریف فرما ہو کر بعینہٖ انہی الفاظ میں دعا کی تھی۔ کہ خدا کرے یہاں سے نور کا فوارہ پھوٹے اور آسمان سے بھی نور نازل ہو۔ اور یہ دونوں نور ایک ستون کی شکل میں مل جائیں۔"

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور ندیم علوی-ایڈووکیٹ

مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے ساتھ ایک شام

"زندہ شعراء میں سے سلیم شاہجہانپوری ہیں۔ ٹکسالی کلام کہنے والے ہیں۔ بڑے شستہ انداز میں کہتے ہیں۔ خوبصورت محاورے استعمال کرتے ہیں۔ محاورں کے استعمال کے بارے میں ان کی قادر الکلامی یہ ہے کہ محاورے گویا ان کے گھر کی لونڈی ہیں۔ ان کے بارہ میں بہت اچھی وڈیو بن سکتی ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بحوالہ الفضل ۳۰ جنوری ۹۴)

حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس ارشاد کی روشنی میں محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ نے خاکسار (انور ندیم علوی) کی صدارت میں اس غرض کے لئے ایک کمیٹی قائم کی۔ کمیٹی میں جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ۔ قیادت خدام الاحمدیہ علاقہ سکھر قیادت ضلع نواب شاہ اور مقامی قیادت خدام الاحمدیہ۔ انجمن فروغ اردو نواب شاہ اور بزم حسن بیان وانصار سلطان القلم نواب شاہ کو نمائندگی دی گئی۔ محترم امیر صاحب ضلع نواب شاہ کی خواہش پر مورخہ ۱۴۔ اپریل ۱۹۹۵ء کو ہونے والی اس تقریب کی صدارت محترم پروفیسر عبدالقادر صاحب ڈاہری نے کی۔ سٹیج پر صدر اجلاس کے ساتھ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب مہمان خصوصی اور مکرم ملک عبدالسمیع صاحب (محترم ڈاکٹر عبدالسلام کے بھائی) بطور اعزازی مہمان کے تشریف فرما ہوئے۔ نظامت کے فرائض خاکسار نے سرانجام دیئے۔

تلاوت مکرم بشارت احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے کی۔ مکرم رفیق احمد بھٹی صاحب نے کلام محمود سے نظم سنائی۔ خاکسار نے سپاس نامہ پیش کیا اور اس تقریب کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ مکرم سلیم شاہجہانپوری کی خدمت میں جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ۔ انجمن فروغ اردو نواب شاہ اور بزم حسن بیان وانصار سلطان القلم نواب شاہ کی جانب سے "شاعر احمدیت" کا خطاب پیش کیا گیا۔ مکرم سلیم شاہجہانپوری کی لکھی ہوئی تضمین۔

جفا و ظلم کو حد سے گزار دو گے اگر۔؟
گلِ وفا کے عوض نوکِ خار دو گے اگر۔؟

جناب محمد اشرف کنول نے ترنم سے پڑھ کر سنائی۔ مکرم محمد صدیق صاحب میمن نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے بعض خطوط پڑھ کر سنائے جن میں مکرم سلیم صاحب کے کلام پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ خاکسار نے "سلیم شاہجہانپوری ایک طرح دار شاعر" کے عنوان سے اپنا مقالہ پڑھا۔ مکرم میاں جان خان صاحب نے اپنے مخصوص لہجہ میں جناب سلیم شاہجہانپوری کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلق خاص کے حوالے سے مضمون پڑھا۔ جب مکرم محمد اشرف کنول نے جناب سلیم شاہجہانپوری صاحب کی اپنے آقا سے جدائی کے موضوع پر لکھی گئی نظم ۔

اب تو چلے بھی آؤ جی

ترنم سے پڑھی تو اکثر حاضرین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

مکرم محمد اشفاق صاحب نے مکرم سید رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ کا لکھا ہوا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس مضمون میں مکرم سلیم شاہجہانپوری کی علمی وادبی خدمات کے ساتھ آپ کے فن پر بھی گراں قدر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مکرم سلیم شاہجہانپوری نے اپنے چند قطعات غزلیں اور نظمیں سنائیں اور اس تقریب کے بارہ میں اظہار خیال کرتے ہوئے نواب شاہ کے ساتھ اپنے خصوصی تعلق کو بیان کیا۔ اس موقعہ پر مکرم محمود احمد صاحب بھٹی قائد ضلع نواب شاہ اور مکرم طارق احمد صاحب قائد مقامی نے سر ظفر اللہ کرکٹ ٹورنامنٹ میں امسال مجلس نواب شاہ کے لئے بہترین ٹیم کا ایوارڈ مکرم سلیم شاہجہانپوری کے ہاتھ سے وصول کیا۔ مکرم پروفیسر عبدالقادر صاحب ڈاہری نے اپنے صدارتی خطاب کا آغاز وادی مہران کے صوفی شاعر عبداللطیف بھٹائی کے چند اشعار سے کیا۔ اور مکرم سلیم شاہجہانپوری کو خراج عقیدت پیش کیا۔ محترم امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ کے ارشاد اور منظوری سے مکرم محمد اشرف صاحب کنول نے مکرم سلیم شاہجہانپوری کی غزل "مجبوری" اور مکرم رفیق احمد صاحب بھٹی نے خاکسار کی نظم ۔

ماہ دسمبر جب بھی آئے
آنکھ میں دریا چڑھتا جائے

ترنم سے سنائیں۔ یہ باوقار تقریب تین بجے سے پانچ بجے شام تک گوٹھ شیر محمد نواب شاہ میں جاری رہی۔ سامعین نے بڑی توجہ اور دلچسپی سے اس تقریب میں حصہ لیا۔ محترم امیر صاحب کے ارشاد کی روشنی میں مکرم سلیم شاہجہانپوری نے دعا کرائی۔ دعا کے بعد متعدد احباب نے مکرم سلیم شاہجہانپوری سے ان کا مجموعہ کلام "نوائے درد" مع آٹوگراف حاصل کیا۔

بقیہ کالم ۴

میں تھوڑی سی ہلچل اور ارتعاش کے آثار ہیں۔ حق شناسی، حق گوئی اور خدا لگتی کہنے کے۔ خدا کرے یہ ہلچل، یہ ارتعاش بڑھے، پھلے پھولے اور خوشنما پھول اور پھل لائے۔

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۲۴۔ مئی ۱۹۶۳ء

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY MAY 24, 1963

Direct your enquiries about To Ahmadiyya Mission 5, Goree Street, Freetown. Also ask for THE TRUTH and Books on

The TRUTH

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

CHALLENGE TO CHURCH 6D. PER COPY 5/- PER DOZEN order your copies from THE LITERATURE (Ahmadiyya Bookshop) 45, Idumagbo Avenue, P. O. Box 418, Lagos.

VOL. XII. No. 27 — PRICE ONE PENNY

EDUCATION SHOULD MAKE US LIVE BETTER LIVES

One who does not know his responsibilities towards Society is not educated

Mr. Y.A. Safi who has recently returned from the United Kingdom after a five year stay there as a Federal Government scholar very strongly feels that education must make us fit to live with others and make us fit for others to live with us amicably.

He expressed this view during a talk on "Higher education and religion" which he gave at the Exhibition Centre, Marina, Lagos on Sunday the 19th of May, under the auspices of on a disciplined life and told the audience that no society could exist; much less flourish, without the controlling force

○ ہفت روزہ ٹروتھ کی اس خبر میں ذکر ہے کہ ایک نائیجیرین احمدی دوست مکرم وائی اے صافی صاحب لندن میں ۵ سال جرنلزم کا کورس کر کے آئے۔ انہوں نے ۱۹۔ مئی ۱۹۶۳ء کو اعلیٰ تعلیم اور مذہب کے زیر عنوان لیگوس میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کے ذریعے ہمیں بہتر زندگی گذارنے کے قابل ہونا چاہئے۔ اگر کوئی شخص معاشرے کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ نہیں تو اسے تعلیم یافتہ نہیں کہا جا سکتا۔

آپ کا خط ملا

محترمہ سعیدہ احسن صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔

بخدمت مکرم محترم ایڈیٹر صاحب الفضل!

خدا تعالیٰ آپ کو اور آپ کے عملہ کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی عمر دراز عطا کرے۔

محترم! مقصود اس تحریر کا یہ ہے کہ پیارے الفضل نے ہمیں دیگر اخبارات سے بہت حد تک بے نیاز کر دیا ہے۔ اس لئے کہ گاہے گاہے سب کام کی باتیں سمٹ سمٹا کر اس میں آجاتی ہیں۔ مثلاً الفضل ۷ مئی میں آپ کا خط ملا کے کالم میں بی۔بی۔سی ٹیلی ویژن پر پروگرام کی تفصیلات جو نصف گھنٹہ پر ممتد ہیں، کیا خوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ نیز اسی شمارے میں ہفت روزہ "بھارت" کا ایک اداریہ "احمدیت ڈش انٹینا اور اظہار غم و غصہ" میں لکھاری نے من مانی لکھنے کے بعد بعض خدا لگتی بھی کہہ دی ہیں "کہ ہمیں بھی یہ کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اگر وہ (احمدی) اپنی جماعت میں اتحاد اتفاق اور اس کی تنظیم کے لئے اقدامات کرتے ہیں تو ان پر بے جا تنقید کے ذریعے ان کا ناطقہ بند کردیں۔" وغیرہ وغیرہ۔ پھر الفضل ۸ مئی میں شہزادی عابدہ سلطان صاحبہ کا خط بھی بذریعہ ڈان کیا خوب ہے۔ میں آپ کی وساطت سے محترمہ کی خدمت عالیہ میں سوجان سے اس حق شناسی اور حق گوئی پر ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔ واقعی شب قدر کا لفظ ایک بڑا ہی من موہنا سا لفظ ہے۔ اس کی ہمارے دلوں میں ایک خاص الخاص قدر و منزلت ہے۔ اور پھر محترمہ شہزادی صاحبہ نے تو اس کی نہایت دلربا سی منظر کشی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ آں محترمہ کو اس کار خیر کی دین و دنیا میں بہترین جزا دے اور میرے وطن عزیز کو ایسی حق شناس اور حق گو ہزاروں ہزار شہزادیوں سے مالا مال کر دے جن سے حق شناس اور حق گو شہزادے ان گنت عالم شہود میں آئیں۔ حال میں ہی پاکستان میں شب قدر نامی بستی میں جو اندوہناک سانحہ وقوع پذیر ہوا ہے اس نے اس بستی سے اس مقدس نام کو بزبان حال چھین لیا ہے۔ اور ایک بدنما داغ، ہاں کبھی نہ مٹنے والا داغ اس بستی کی پیشانی پر چمٹا دیا ہے۔ کاش یہ ظالمانہ کھیل کھیلنے والے اپنی بستی کے مقدس نام کی ہی لاج رکھ لیتے۔ اور کلام اللہ کی زبان میں "کیا ان میں کوئی بھی بھلا آدمی نہ تھا جو انہیں انسانیت کے جامے میں رہنے کی تاکید کرتا۔"

مزید برآں ۱۳۔ مئی کے الفضل میں "میرا کالم" میں اصغر علی گھرال کا کالم "گپ شپ" کے مندرجات بھی معنی خیز ہیں اور یوں لگتا ہے کہ وطن عزیز کے بعض باسیوں کے کونوں کھدروں

باقی کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

پاکستان کمیشن برائے حقوق انسانی کا ممبر منتخب ہو گیا

گذشتہ اتوار کے روز پاکستان کو کمیشن برائے حقوق انسانی کا تین سال کے لئے ممبر منتخب کر لیا گیا ہے۔ یہ تین سال کا عرصہ یکم جنوری ۱۹۹۶ء سے شروع ہو گا۔ اکنامک اور سوشل کونسل کا جو اجلاس ۴ مئی کو نیو یارک میں شروع ہوا تھا اور جس کی صدارت سفیر احمد کمال نے کی تھی۔ اس موقعہ پر یہ انتخاب کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ انتخاب کے لئے چار امیدوار تھے اور نشستیں ایشیا گروپ کے لئے تین مقرر کی گئی تھیں۔ قطر کو ایشین گروپ نے اپنا نمائندہ بنایا تھا۔ پاکستان کے لئے الجھاؤ پیدا کرنے کی غرض سے اس موقعہ پر ہندوستان نے بعض دستوری نکات اٹھائے اور کہا کہ قطر کو باقی تین کے مقابلہ میں منتخب شدہ سمجھ لیا جائے۔ دو ویکینیوں کو خارج کر دیا جائے یعنی ملیشیا اور پاکستان کو اور اسی طرح ریپبلک آف کوریا کو بھی۔ جیسا کہ ظاہر ہے یہ دونوں کو تقسیم کر دینے کا ایک حربہ تھا۔ تاکہ پاکستان کو اس کمیشن کا ممبر بننے سے روکا جا سکے۔ لیکن صدر نے اس کے خلاف رولنگ دی اور کہا کہ یہ بات ہمارے طرز انتخاب کے خلاف ہے اس لئے بیلٹ کے ذریعے تمام امیدواروں کا انتخاب ہو گا۔ ایشیا گروپ سے مزید دو ممالک کوریا اور ملیشیا بھی منتخب ہو گئے۔ پاکستان کا انتخاب اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ جینوا کے صدر دفتر میں کمیشن کے ساتھ مل کر ہر قسم کی ضروری جدوجہد کرتا رہا ہے۔ پاکستان اس کے علاوہ بھی تین کمیشنوں کے لئے منتخب ہو گیا۔

☆○☆

شام اسرائیل تنازعہ

اگرچہ کوششیں تو جاری ہیں کہ شام اور اسرائیل کے تعلقات بہتر ہو جائیں لیکن ان کا گولان پہاڑیوں کے متعلق جھگڑا امن کے قریب نہیں آنے دیتا۔ شام کے اخبارات میں یہ بات بار بار بیان کی جارہی ہے کہ جب تک اسرائیل گولان پہاڑیوں سے نہیں ہٹ جاتا اور اسی طرح القدس بھی فلسطینیوں کے لئے نہیں چھوڑ دیتا شام اس سے کوئی امن معاہدہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور جیسا کہ پہلے قارئین جان چکے ہیں۔ اسرائیل فوری طور پر گولان پہاڑیاں نہیں چھوڑنی چاہتا۔ وہ درجہ بدرجہ تو اپنی فوج واپس منگوانے کے لئے تیار ہے لیکن یہ کہ یکدم چھوڑ دے یہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح القدس کے متعلق اسرائیل کا کہنا ہے کہ یہ اسرائیل کا دارالحکومت ہے اور ہمیشہ یہی دارالحکومت رہے گا یہاں سے اسرائیلی نکل نہیں سکتے اور اسے عربوں کے یعنی فلسطینیوں کے حوالے نہیں کر سکتے۔ ان دونوں باتوں پر اپنا اپنا موقف سخت سے سخت تر کرتے ہوئے امن کی امید دور سے دور ہوتی چلی جارہی ہے۔ شام کہتا ہے کہ ہمیں کوئی بات چھپانے کی ضرورت نہیں ہم جو چاہتے ہیں وہ صاف الفاظ میں کہہ دیتے ہیں۔

☆○☆

نرسیما راؤ کے لئے خطرات

ہندوستان میں حالات تو پہلے ہی خراب ہیں۔ پی۔ وی۔ نرسیما راؤ کی وزارت عظمیٰ اور ان کی کانگریس کی صدارت خطرے میں ہے۔ لیکن اب چرار شریف پر حملہ اور اس کے بعض حصوں کی تباہی کے بعد نرسیما راؤ کی پوزیشن زیادہ مشکل میں پڑ گئی ہے۔ حزب اختلاف اس بات کا مطالبہ کر رہی ہے کہ نرسیما راؤ کو وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو جانا چاہئے۔ اس سے پہلے ان کی اپنی پارٹی کے بعض افراد یہ چاہتے تھے کہ وزارت عظمیٰ تو بے شک رہے لیکن پارٹی کی صدارت سے مستعفی ہو جائیں۔ دراصل گزشتہ دنوں صوبائی انتخابات میں کانگریس کو جو شکست ہوئی ہے اس سے بہت سے افراد دل برداشتہ ہو گئے ہیں۔ ان کے بعض ساتھیوں نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ آج تک کانگریس کو کبھی اس طرح شکست نہیں ہوئی۔ ان کے ایک حریف ارجن سنگھ زیادہ طاقت پکڑتے جا رہے ہیں۔ راجیو پائلٹ جو وزیر داخلہ ہیں ان کا کہنا ہے کہ بجائے اس کے کہ پارٹی کی صدارت چھوڑی جائے یا وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دیا جائے۔ پارٹی کو متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ ہر شخص کو ایک دوسرے کے خیالات کا احترام کرنا چاہئے۔

☆○☆

شملہ معاہدہ۔ خفیہ شق؟

وزیر خارجہ سردار احمد آصف علی نے کہا ہے کہ جہاں تک شملہ معاہدہ کا تعلق ہے اس میں کوئی خفیہ شق شامل نہیں ہے' زبانی طور پر بھی بھٹو اور اندرا کے درمیان کوئی ایسا معاہدہ نہیں ہوا تھا جس سے پاکستان کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا۔ دراصل آجکل یہ بحث چلی ہوئی ہے کہ شملہ معاہدے کا ذکر جو بھارت کی طرف سے کیا جا رہا ہے اس میں ضرور کوئی نہ کوئی بات ہے۔ اس خیال کی تردید کے لئے سردار احمد آصف علی نے گزشتہ اتوار کے روز ایک بیان جاری کیا اور اس میں بتایا کہ اس معاہدے کی پہلی شق ہی یہ بتاتی ہے کہ دونوں ممالک کے تعلقات اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ہوں گے۔ اور کہ جموں اور کشمیر کا فیصلہ ان قراردادوں کے مطابق ہو گا جو سیکورٹی کونسل نے منظور کی ہوئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ گزشتہ دنوں جب صدر فاروق احمد لغاری ہندوستان گئے تھے تو پاکستان کے کیس کو کمزور کرنے کے لئے یہ شوشا چھوڑا گیا تھا کہ شملہ معاہدہ میں کوئی خفیہ بات بھی شامل ہے۔ یہ دراصل ہائی کمیشن کے دفتر میں ڈنر کے موقعہ پر بات چلائی گئی تھی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ شملہ معاہدہ ایک تحریر ہے جسے ہر وقت پڑھا اور سمجھا جا سکتا ہے۔

☆○☆

جرمنی کی یہودی عبادت گاہ میں آتشزدگی

بتایا گیا ہے کہ جرمنی کی ایک یہودی عبادت گاہ میں آگ لگادی گئی ہے۔ نازی تشدد برداشت کرنے والوں کے قبرستان کا تقدس بھی پامال کیا گیا ہے۔ یہ جنگ عظیم دوئم کی یادگار منائے جانے کے دن کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ فائر بم اس کے دروازے پر پھینکے گئے اور اس کا شمالی حصہ تباہ ہو گیا۔ اگرچہ آگ تو جلد ہی بجھا دی گئی تھی۔ لیکن پھر بھی جہاں سے آگ شروع ہوئی اس حصے کو پوری طرح بچایا نہیں جاسکا۔ اس عبادت گاہ پر آج سے ایک سال پہلے بھی حملے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور حملہ کرنے والوں کا ارادہ تھا کہ ایک دفعہ نہیں تو چاہے جتنی دفعہ حملہ کرنا پڑے اسے نقصان پہنچایا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ اس حملے میں ۱۵۰ آدمی شامل تھے اور وہ نازیوں کا سلام سیڈ ہیل پکار (Sied Heil) رہے تھے اور اسی طرح نازیوں کے گانے گائے جا رہے تھے۔

بقیہ صفحہ ۴

یہ چبوترہ آج ایک شاندار بیت الذکر احمدیہ کا صحن ہے۔ قلب صافی کو اس کے در و دیوار سے ایک عجیب روحانی مہک محسوس ہوتی ہے۔ اور جب عبادت کرتے ہوئے روح گداز ہو کر آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہوتی ہے۔ تو نور کے فوارہ سے ہلکی ہلکی پھوار پڑ کر تسکین روح و قلب کا موجب بنتی ہے۔ آزمائیے!!!

بقیہ صفحہ ۳

گیا ہے جس میں حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ مذاہب جو الہام پر بنیاد رکھتے ہیں اور جنہیں ایک کثیر تعداد نے دل کی گہرائیوں سے مانا ہوا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ دنیا بھر میں مختلف علاقوں میں ان کی پذیرائی ہوئی ہے اور انہوں نے حالات کا خوب خوب مقابلہ کیا ہے اور پوری طرح استحکام حاصل کر لیا ہے۔ ایسے مذاہب کو کسی طرح بھی مکمل طور پر جھوٹے نہیں کہا جا سکتا۔ ان کے بانی بھی سچے تھے اور ان کی ابتدائی تعلیمات بھی درست تھیں۔ اداریہ نویس کہتے ہیں کہ ہمیں مذاہب کے صحائف کو دوبارہ تو نہیں لکھنا چاہئے لیکن ان پر یہ اعتماد ضرور قائم ہو جانا چاہئے کہ ابتدائی حالت میں ان کی ہر بات درست تھی۔

اس اداریہ کے آگے "نوٹس اینڈ کومنٹس" میں کھیلوں کے مضمون پر خیال آرائی کی گئی ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہ کہیں ہم بھول نہ جائیں۔ اس دوسرے نوٹ میں پریسڈن' ہیروشیما' ناگاساکی' میں جس قسم کی تباہی آئی تھی اس کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے۔ اور یورپ میں سابق ریپبلک آف یوگوسلاویہ جسے ٹیٹو نے ۱۹۴۵ء میں قائم کیا تھا کے متعلق بھی کچھ باتیں کہی گئی ہیں۔ آج سے تین سال پہلے یوگوسلاویہ میں مناقشات شروع ہوئے تھے۔ اقوام متحدہ جسے ایسے مناقشات کے خاتمے ہی کے لئے وجود میں لایا گیا تھا۔ وہ بھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ بوسنیا میں جس طرح عورتوں کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ اور روانڈا میں جس طرح لوگوں کا قتل عام ہوا ہے۔ اور جس طرح عراق میں بم گرائے گئے ہیں۔ اور جس طرح ترکی کو اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لئے برا بھلا کہا گیا ہے۔ یہ سب باتیں بتاتی ہیں کہ دنیا کو انصاف نہیں مل رہا۔ اگرچہ عالمی برادری نے وعدہ تو یہ کیا تھا کہ اس دنیا کو انصاف اور امن دیا جائے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔

اس کے بعد فضل احمد کا ایک مضمون ہے "بہشت اور دوزخ" مضمون تفصیلی ہے اور اس میں تمدن کے گرافس بھی دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد عہد نامہ قدیم کے متن کے متعلق خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ یہ مضمون فرید احمد کا ہے۔ اس مضمون کے بعد نفسیاتی تناظر کے موضوع پر بشیر احمد آرچرڈ کا مضمون شامل اشاعت ہے۔ اس کے بعد بھارتی مذاہب میں عبادت کا تصور کھنگالا گیا ہے اور بعد ازاں "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معیت میں" جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا ترجمہ امتہ الہادی احمد نے کیا ہے۔ تثلیث پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک مضمون ہے جو حضرت صاحب کی کتاب "عیسائیت۔ حقائق سے افسانے تک سفر" سے لیا گیا ہے۔ اس کے بعد شادی اور بیویوں سے دین حق میں سلوک۔ آخری صفحات میں بعض کتابوں پر تبصرہ ہے اور بعض خطوط جو ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں بھیجے گئے۔ ان کا متن درج کیا گیا ہے۔ ملنے کا پتہ ریویو آف ریلیجنز ۱۶۔ گریسن ہال روڈ لندن ایس ڈبلیو 18-5QL یونائیٹڈ کنگڈم۔

(ن - س)

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح

○ مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب کارکن وکالت علیاء لکھتے ہیں۔

میرے بھائی عزیزم مرزا منیر احمد ولد مرزا لطیف احمد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ کا نکاح عزیزہ عصمت بشیر صاحبہ بنت ماسٹر محمد بشیر صاحب چھینہ محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ کے ہمراہ مورخہ ۳- اپریل ۱۹۹۵ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک میں پڑھا۔

احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی اور دنیوی لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم خالد محمود مجاہد صاحب گذشتہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں اور نیرو آئی ٹی سی M.H راولپنڈی میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا امجد بیگ سمن آباد لاہور مورخہ ۲۷- اپریل ۹۵ء عمر ۶۰ سال، بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں آپ مکرم مرزا عبدالغنی صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی بیٹی تھیں۔ اسی روز آپ کو احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم اللہ دتہ ڈوگر صاحب)

محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ وغیرہ ورثاء محترم اللہ دتہ ڈوگر صاحب نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد محترم اللہ دتہ صاحب ڈوگر سکنہ ۱۶/۷ دارالصدر غربی ربوہ، بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر ۱۶/۷ برقبہ دو کنال محلہ دارالصدر غربی الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ پلاٹ چوہدری صدیق احمد ڈوگر کے نام منتقل کردیا جائے۔ ہم ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

۱- محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲- چوہدری سلطان احمد صاحب ڈوگر (بیٹا)
۳- چوہدری غلام احمد صاحب ڈوگر (بیٹا)
۴- چوہدری فضل احمد صاحب ڈوگر (بیٹا)
۵- چوہدری بشیر احمد صاحب ڈوگر (بیٹا)
۶- چوہدری صدیق احمد صاحب ڈوگر (بیٹا)
۷- محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ (بیٹی)
۸- محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

صدران / امراء کرام کی توجہ کے لئے!

○ (ا) اگر آپ کی جماعت میں کم و بیش دس واقفین نو ہیں اور اگر آپ نے ابھی تک سیکرٹری وقف نو کا انتخاب نہیں کروایا تو جلد از جلد انتخاب کروائیں اور منظوری حاصل کریں۔

(اا) جہاں مذکورہ بالا تعداد سے کم واقفین نو ہیں وہاں صدر صاحب جماعت یا امیر صاحب جماعت واقفین نو کی تعلیم و تربیت اور نگہداشت کے ذمہ دار ہوں گے۔

(ااا) اپنی مجالس عاملہ کی میٹنگ میں واقفین نو کے سلسلہ میں ہونے والی پراگریس کا بھی جائزہ لیتے رہا کریں۔

(وکالت وقف نو)

تلاش گمشدہ

○ شکیل احمد ولد مرزا خلیل احمد ۹۵-۴-۱۶ سے گھر سے چلا گیا ہے۔ عزیز کی عمر ۷ اسال ہے۔ رنگ گندمی ہے۔ قد درمیانہ اور آنکھ ٹیڑھی ہے۔ وہ بازار میں کالج روڈ پر سیف اللہ نزد چرغہ ہاؤس کے پاس کام کرتا تھا۔ گھر سے کام پر گیا لیکن واپس گھر نہیں آیا۔ اس کی والدہ سخت پریشان ہے۔ اگر شکیل احمد خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر واپس آجائے یا اگر کسی کو اس کے متعلق علم ہو تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

مختار احمد ولد روشن دین
۱۵/۱۹ دار النصر شرقی ربوہ

اعلان داخلہ سمسٹر خزاں ۱۹۹۵ء علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے ۱۹۹۵ء کے خزاں سمسٹر کے لئے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

۱- ایم فل ۲- پوسٹ گریجوایٹ ۳- ڈگری پروگرام ۴- سرٹیفکیٹ ان لائبریرین شپ ۵- انٹرمیڈیٹ ۶- میٹرک ۷- الاسان العربی ۸- ٹیکنیکل اور ووکیشنل کورسز ۹- زرعی کورسز۔

داخلہ فارمز یونیورسٹی کے شعبہ داخلہ تمام علاقائی دفاتر اور نیشنل / الائیڈ بینک کی نامزد شاخوں سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ ۵- جون ۱۹۹۵ء مقرر ہے۔ ۵۰ روپے لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۵- جون ۹۵ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "NATION" مورخہ ۲۰-۵-۹۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

گھر سے لاپتہ

○ میرے والد مکرم محمد بشیر صاحب مورخہ ۱۱-۵-۹۵ بروز جمعرات گھر سے مغرب کی عبادت ادا کرنے کے لئے گئے تھے کچھ پریشان بھی تھے۔ اس وقت سے واپس نہیں آئے سب خاندان والے بہت پریشان ہیں۔ والد صاحب پڑھیں تو فوراً گھر واپس آجائیں۔ جس بھائی کو پتہ چلے براہ کرم درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

نصیر احمد ولد محمد بشیر
مکان نمبر ۱/۸ ۴ محلہ باب الابواب۔ ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار ۲۲- مئی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30	تلاوت
3-45	حدیث
4-00	یوروفائل
4-30	حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر ۲۰ حصہ اول
5-00	خبریں
5-30	اراؤنڈ دی گلوب مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ انصار اللہ یو کے ۱۹۹۵ء۔ اردو
7-00	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ جرمن پروگرام نئے بنگلہ احمدی۔ جرمنی کے مشنری انچارج کے ساتھ
8-00	لقاء مع العرب
8-50	کل کے پروگرام

مجلس نابینا کے زیر اہتمام ایک محفل

مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ یکم مئی ۱۹۹۵ء کو ایک محفل کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کی صدارت میں منعقد ہونے والی یہ تقریب خلافت لائبریری میں منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ محمود احمد ناصر نے مجلس نابینا کا تعارف کروایا۔

آخر میں صدر محفل مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں مجلس نابینا کے اراکین و عہدیداران کی ہمتوں کو سراہا اور ان کی فعال کارکردگی کو خراج تحسین پیش کیا۔ دعا پر یہ محفل ختم ہوئی۔ اس کی ریکارڈنگ احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے بھی کی گئی۔

بقیہ صفحہ ا

ایمان) کو (کلام الٰہی) میں حکم ہے۔ کہ اللہ کی حبل کو مضبوط پکڑ لو اور پراگندہ نہ بنو (-) لیکن کئی لوگ عصیان اور سرکشی کرتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ اطاعت کا نام تو لیتے ہیں، لیکن اطاعت نہیں کرتے، معمولی معمولی باتوں پر لڑائی جھگڑے کھڑے کردیتے ہیں۔

کیا جب جہاز ڈوب رہا ہو تو جہاز کے آدمی پس میں لڑیں گے۔ ہرگز نہیں۔ اس وقت تو خواہ کوئی کسی دوسرے کا روپوؤں سے بھرا ہوا بٹوا بھی اٹھا لے تو بھی وہ نہیں لڑے گا۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ اگر یہ بٹوا لیتا ہے تو لے لے۔ ابھی چند منٹ میں تو زندگی ختم ہونے والی ہے۔ پھر لڑائی کیسی۔ مگر یہاں ایک جہاز نہیں لاکھوں جہاز ڈوب رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دین کا جہاز ڈوب رہا ہے اور لوگ پروا نہیں کرتے۔ لڑائیوں اور جھگڑوں میں لگے ہوئے ہیں۔ شاید یہ خیال کرتے ہوں کہ ہم اپنی جان بچالیں گے۔ مگر یہی حالت قائم رہی۔ اور اتفاق و اتحاد نہ رہا تو پھر کوئی ترقی نہیں جو وہ کرسکیں۔ اور کوئی طاقت نہیں جو ان میں اتفاق پیدا کرسکے۔ مگر جب اللہ چاہے۔

پس چاہئے کہ تمام لوگ اپنے کاموں کو سوچ سمجھ کر کیا کریں۔ اور کوئی بات ایسی نہ کیا کریں جس سے اتفاق و اتحاد کو نقصان پہنچتا ہو۔

معمولی معمولی باتوں پر جھگڑنا نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ مگر جب دیکھو ایسی ہی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ وقت ایسی بیہودہ باتوں پر لڑائی کرکے ضائع کرنے کا نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت (دین حق) کی موت و حیات کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس قسم کی بے ادبیوں اور سرکشیوں سے جو ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں ظاہر کی جاتی ہیں پارٹیاں بن جاتی ہیں اور وہ نعمت جس کو اتفاق و اتحاد کہا جاتا ہے اور جو محض خدا کے فضل سے ہی ملتی ہے بے وجہ ضائع ہو جاتی ہے اور مجموعی قوت جو جماعت میں ہوتی ہے۔ ان پارٹی بازیوں اور تفرقہ پردازیوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑنا۔ اور ذرا ذرا سی باتوں پر بحث و تکرار اور بے ادبی و سرکشی اور نفس کی اطاعت نہیں کرنی چاہئے اور وہ وقت جو اس قسم کے جھگڑوں میں ضائع کیا جاتا ہے۔ اگر (کلام الٰہی) کی کسی آیت پر غور کرنے میں صرف کیا جائے تو ممکن ہے کہ کوئی نکتہ ہاتھ آجائے۔"

(از خطبہ ۲۲- مارچ ۱۹۱۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 21- مئی-1995ء
گرمی کی شدت میں کمی ہے
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ نامعلوم افراد نے ہوائی فائرنگ کر کے آدھا کراچی بند کر دیا۔ دس گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ فائرنگ سے دو افراد زخمی ہوئے۔ گل بہار میں تمام تجارتی مرکز لیاقت آباد میں فرنیچر مارکیٹ گول مارکیٹ ناظم آباد کریم آباد میں واقع مارکیٹیں جامع کلاتھ مارکیٹ الیکٹرانک مارکیٹ اور صدر میں واقع دکانیں بند ہو گئیں۔ ٹریفک بھی معطل ہو گئی۔ بکتر بند گاڑیوں میں سوار پولیس نے مداخلت کر کے ٹریفک بحال کی لیکن نوجوانوں نے پھر سے پتھراؤ کر کے ٹریفک بند کرا دی۔ ان علاقوں کے افراد دفاتر اور فیکٹریوں میں نہ جا سکے۔ تعلیمی ادارے بھی بند رہے پولیس اور رینجرز نے چھاپے مار کر ۶۰ نوجوانوں کو گرفتار کر لیا بعض نوجوانوں نے ایم اے جناح روڈ' اردو بازار' برنز روڈ اور دیگر علاقوں کی مارکیٹیں بند رکھنے کا حکم دیا۔

○ ایک اخباری خبر کے مطابق رینجرز نے دو راہگیروں کو اس وقت ہلاک کر دیا جب وہ موٹر سائیکل پر جا رہے تھے انہیں رکنے کا اشارہ کیا گیا لیکن وہ نہ رکے تو رینجرز نے گولی چلا دی۔ اورنگی میں سڑکوں پر ٹائر جلائے گئے۔ ناظم آباد میں تین ٹرکوں اور دو ٹرالوں میں کو نذر آتش کر دیا گیا۔

○ صوبہ سرحد کی پولیس نے پشاور باڑہ روڈ پر بھاری اور خطرناک اسلحہ سے بھرا ہوا ایک ٹرک پکڑ لیا اس پر توپیں 'اینٹی ائر کرافٹ اور ٹینک شکن گنیں لدی ہوئی تھیں۔ توپوں کے ۲۵ ہزار اور لانچر گنوں کے ۳ ہزار گولے بھی برآمد ہوئے۔ یہ اسلحہ علاقہ غیر سے لایا جا رہا تھا۔

○ بھارت نے دعویٰ کیا ہے اس نے سیاچن پر ایک جھڑپ میں ۶۰ پاکستانی فوجی شہید کر دیئے ہیں۔ ایک بھارتی اخبار کی رپورٹ کے مطابق گلیشیئر کے جنوب مغرب میں لڑائی بدھ کی رات ۹ بجے شروع ہو کر صبح ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ بھارتی وزارت دفاع نے بھی اس جھڑپ کی تصدیق کر دی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سری نگر میں دسویں روز بھی ہنگامے جاری رہے۔ مظاہرین نے سٹیٹ بینک کی عمارت کو آگ لگا دی۔ جھڑپوں میں کئی کشمیری شہید ہو گئے۔ بھارتی فوج پر دستی بموں سے حملے کئے گئے جس سے کئی بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔ حریت پسند کشمیریوں کے جلوسوں پر لاٹھی چارج سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر دشمن نے ہم پر جنگ مسلط کی تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ ہم پڑوسیوں کے ساتھ پر امن بقائے باہمی کے اصول پر دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں۔ پاکستان کو کمزور نہ سمجھا جائے یہ دشمن کے لئے تر نوالہ نہیں بلکہ لوہے کا چنا ثابت ہو گا۔ پیٹ پر پتھر باندھ کر بھی دفاعی ضروریات پوری کریں گے۔

○ بے نظیر کی صدارت میں ڈیفنس کمیٹی کے اجلاس میں دفاعی حکمت عملی پر حکومت کشمیر کمیٹی اور فوج میں مکمل اتفاق رائے رہا۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ لیفٹیننٹ جنرل حمید گل نے بھی اپنی سیاسی جماعت تحریک اتحاد کے نام سے قائم کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پر قوم میں اتحاد کے لئے کشمیر ایکشن کمیٹی بھی بنائی جائے گی۔ محاذ آرائی ختم کر کے قوم کا صحیح رخ متعین کیا جائے گا۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن کو سینٹ میں بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کا بجٹ مسترد کر دیا گیا۔ ایوان نمائندگان پہلے ہی بجٹ کو مسترد کر کے اخراجات میں ۱۶۔ ارب ڈالر کٹوتی کی تجویز منظور کر چکی ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ ری پبلیکن پارٹی کی تجاویز سے غریب بری طرح متاثر ہوں گے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر کی حکومت تسلیم شدہ نہیں قومی حکومت قائم کی جائے کل جماعتی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عالمی طاقتیں بھارتی دھمکیوں کا نوٹس لیں۔ آزاد علاقہ میں فوجی تربیت دی جائے۔

○ حکومت پنجاب نے ایک درخواست کے ذریعے ہائی کورٹ کو مطلع کیا ہے کہ عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق "بلدیاتی انتخابی عمل" کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ سابق بلدیاتی اداروں کے سربراہوں کا موقف ہے کہ عدالت عالیہ کے حکم کے تحت وقت مقررہ پر انتخابات نہ کرانے سے ادارے بحال ہو گئے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ بلدیاتی ادارے بحال ہونے چاہئیں۔ ان اداروں کی عدم موجودگی سے لوگوں کے مسائل حل نہیں ہو رہے۔

○ وفاقی حکومت نے صوبوں کو مطلع کیا ہے کہ منشیات کے سمگلروں کی جائیدادیں اور اثاثے چند ہفتوں کے اندر ضبط ہو جائیں گے۔ یہ اثاثے اور جائیدادیں نہ فروخت ہوں اور نہ کسی اور کو منتقل کئے جائیں۔ وفاقی حکومت نے اس بارے میں فہرست جاری کر دی ہے۔ منشیات کے سمگلروں کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں بھی دے دیئے گئے ہیں۔ اور ان کی بیرون ملک فرار کی راہیں مسدود کر دی گئی ہیں۔

○ بھارت کی حکمران پارٹی کانگرس ایک بار پھر دو گروپوں میں بٹ گئی ہے۔ ناراض ارکان نے اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ نرائن دت تیواڑی کو اپنی پارٹی کا صدر چن لیا ہے۔ وزیراعظم نرسیمہا راؤ نے جوابی اقدام کے طور پر مسٹر تیواڑی کو اپنی پارٹی سے خارج کر دیا ہے۔

○ وزیراعظم نے بڑی بڑی جائیدادیں بنانے والے بدعنوان بیورو کریٹوں کے خلاف کارروائی کا حکم دے دیا ہے واپڈا' سوئی گیس' کسٹمز' ایف آئی اے' ریلوے' شناختی کارڈ اور پی آئی اے کے گریڈ ۱۷ سے ۲۲ تک کے افسران کی جائیدادوں کے کوائف طلب کر لئے گئے ہیں۔

○ کراچی کے حساس علاقوں میں پولیس نے ڈیوٹی دینے سے انکار کر دیا ہے۔ بلدیہ ٹاؤن میں تین سو سے زائد اہلکاروں کو فرائض کی عدم ادائیگی کے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اپنے ساتھیوں کی دہشت گردوں کے ہاتھوں ہلاکت کے بعد پولیس والے وردی پہننے سے بھی گریزاں ہیں۔ تھانوں اور موبائیلوں میں ڈیوٹی پر مامور اہلکاروں کو بلٹ پروف جیکٹ پہننے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے وزیراعظم بے نظیر بھٹو سے دفاع اور قومی سلامتی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔

بجلی بند رہے گی

○ ۹۵-۵-۲۲ ۶ تا ۱۰ بجے صبح
۹۵-۵-۲۴ ۶ تا ۱۰ بجے صبح

(واپڈا)

ضرورت ہے

لاہور میں واقع ایک پیپر مل میں چار محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جنہوں نے کیمسٹری کے مضمون میں بی ایس سی (B.Sc) کیا ہو۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

عمر ٹشو ملز
28-سوک سنٹر- گارڈن ٹاؤن- لاہور
فون 7233690 - 7232380 - 042 فیکس 042-7233630

بچوں کی ادویات

		قیمت
چھوٹا قد کورس	DWARFISHNESS COURSE	120/-
بول بستری کورس	BED URINE COURSE	40/-
مٹی چھوڑ کورس	MITTI CHOUR COURSE	30/-
بے بی گروتھ کورس	BABY GROWTH COURSE	45/-
سوکھا پن کورس	MARASMUS COURSE	75/-
بے بی ٹانک	BABY TONIC	15/-
آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	20/-
بے ترتیب دانت کیور	IRREGULER TEETH CURE	20/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہیٹو میڈیسن (ڈاکٹر رابعہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار- ربوہ پاکستان
فون آفس: 771 کلینک: 606
سیلز: 211283 فیکس: 212299

قدیمی • اولین • شہرۂ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہر قسم کے جدید اور روائتی زیورات کا مرکز
انور گولڈسمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انور احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب مرحوم

پتہ